REGD NO. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم جمعہ ۲ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ ۱۴ نبوت ۱۳۳۷ ہش ۱۴ نومبر ۱۹۵۸ء نمبر ۲۶۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ
ایڑی میں درد کی شکایت ہے۔ گو اب پہلے کی نسبت قدرے افاقہ ہے۔
احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

نہری پانی کے سوال پر آئندہ ماہ کی ۲ تاریخ سے واشنگٹن میں پھر بات چیت شروع ہوگی

عالمی بنک کے افسر پہلے ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں سے الگ الگ بات چیت کرینگے

واشنگٹن ۱۳ نومبر۔ عالمی بنک کے ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ نہری پانی کے سوال پر آئندہ ماہ کی دو تاریخ کو واشنگٹن میں پھر بات چیت شروع ہوگی۔ پہلے بنک کے افسر ہندوستان کے نمائندوں سے لگ پاکستانی منصوبے کے متعلق ان کے خیالات معلوم کرینگے پھر ایک ہفتہ کے بعد یعنی ۹ دسمبر کو بنک کے افسروں اور پاکستانی نمائندوں کے درمیان بات چیت ہوگی۔ اس کے بعد ایک ایسی مشترکہ کانفرنس منعقد کرنے کا اہتمام کیا جائے گا جس میں عالمی بنک کے افسر اور ہندوستان اور پاکستان کے نمائندے سب شریک ہو کر آپس میں تبادلہ خیالات کریں گے۔

امریکہ کولمبو منصوبے کی کونسل کا باقاعدہ رُکن بن گیا

امریکہ اب تک ممبر ملکوں کو چار ارب ڈالر کی امداد دے چکا ہے

واشنگٹن ۱۳ نومبر۔ امریکہ نے کولمبو منصوبہ کی کونسل میں باقاعدہ رکن کی حیثیت سے شریک ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ کل حکومت امریکہ کے ایک ترجمان نے اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ امریکہ نے یہ فیصلہ اس لئے کیا ہے تاکہ وہ منصوبے کے ممبر ملکوں کے ساتھ فنی تعاون اور زیادہ بڑھا سکے۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ امریکہ اب تک اس منصوبے کے تحت ممبر ملکوں کو چار ارب ڈالر سے زیادہ کی امداد دے چکا ہے۔ ادھر کینیڈا کے وزیر خارجہ مسٹر سڈنی سمتھ نے اعلان کیا ہے کہ کینیڈا کولمبو منصوبے کو ہر سال [illegible] ڈالر دے گا۔ اس نے ہر سال ۳½ کروڑ ڈالر کی بجائے ۵ کروڑ ڈالر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

افغان تجارتی وفد کی بات چیت

کراچی ۱۳ نومبر۔ افغان تجارتی وفد جو آجکل کراچی آیا ہوا ہے حکومت پاکستان کے نمائندوں سے بات چیت کی۔ اس وفد کے قائد افغان حکومت کے محکمہ تجارت کے صدر مسٹر محمد رسول یونس ہیں۔ اس ملاقات میں پاکستان کے راستے افغانستان جانے والے تجارتی مال کے نقل و حمل اور عارضی طور پر گوداموں میں رکھنے کے انتظامات کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ پاکستانی وفد میں مواصلات، بلوچستان اور سرحدی علاقوں کے محکموں کے افسر شریک تھے۔ اس وفد کی قیادت وزارت تجارت کے ڈپٹی سکرٹری نے کی۔

تونس کا امریکہ و برطانیہ سے اسلحہ خریدنے سے انکار

تونس ۱۳ نومبر۔ تونس کے سرکاری حلقوں نے بتایا ہے کہ تونس کی حکومت نے برطانیہ اور امریکہ سے سمجھوتہ کے تحت ان ممالک سے اسلحہ خریدنے سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ ان ممالک نے اس سلسلے میں تونس کی خود مختاری کا لحاظ نہیں رکھا۔ ان سرکاری حلقوں نے کہا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کی حکومتوں نے تجارت کے معمولی اصولوں کو بھی ملحوظ نہیں رکھا اور ایک تیسری طاقت کو اس سودے کے بارے میں ساری معلومات مہیا کر دیں۔ یہاں تک کہ اس تیسرے ملک کو ان دونوں حکومتوں نے یہ بھی بتایا کہ تونس ان سے جو اسلحہ خرید رہا ہے وہ ان کی تعداد کتنی ہے۔ اب حکومت تونس سکنڈے نیویا کے ممالک سے اسلحہ حاصل کرے گی۔

دریائے بیاس کا رُخ موڑنے کا منصوبہ

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ مشرقی پنجاب کے وزیر آبپاشی و برقیات گیان سنگھ راڑیوالہ نے لدھیانہ میں کہا ہے کہ حکومت ایک سرنگ کے ذریعہ دریائے بیاس کا پانی بھاکڑہ پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ بھاکڑہ سے حاصل ہونے والی بجلی کی مقدار میں اضافہ ہو سکے۔ سرنگ کی تعمیر پر ۱۲ کروڑ روپے صرف ہونگے۔ گیان سنگھ راڑیوالہ نے کہا کہ آئندہ دو سال تک مشرقی پنجاب کے ہر گاؤں کو بجلی ملنے لگے گی۔
یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس وقت مغربی پاکستان کا وسیع رقبہ بیاس اور ستلج کے پانی سے سیراب ہوتا ہے۔

اسسٹنٹ ڈائرکٹر زراعت کو ۲ سال قید

ملتان ۱۳ نومبر۔ سابق اسسٹنٹ ڈائرکٹر زراعت ملتان یعنی ڈاکٹر احمد خاں کو ایک خاص فوجی عدالت نے ۲ سال با مشقت اور ۲۰ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی ہے۔ ان پر رشوت میں ایک کار حاصل کرنے کا الزام تھا۔ یہ کار ضبط کر لی گئی ہے۔

ایک ہفتہ میں ایک لاکھ کاریں

نیویارک ۱۳ نومبر۔ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق اس وقت امریکہ میں کاریں تیار کرنے والی فیکٹریاں ہر ہفتہ میں ایک لاکھ کاریں تیار کر رہی ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۵۸ء

تحریکِ جدید کے مُطالبات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے الٰہی پروگرام کے مطابق جماعت احمدیہ میں "تحریکاتِ جدید" کا آغاز فرماتے وقت عین اسلامی تعلیمات کے بتائے ہوئے طریق کار کے مطابق تحریکِ جدید کا صرف مالی مطالبہ ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس "تحریکات" کی کامیابی کے لئے جن باتوں کی ضرورت تھی۔ اس طرف بھی کماحقہ توجہ دلائی ہے۔ نہ صرف توجہ دلائی ہے بلکہ مطالبات کا ایک پروگرام تجویز فرمایا ہے جس کو "تحریکِ جدید" کے مطالبات کا نام دیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں انفاق کا اصول قاعدہ یہ بتایا گیا ہے کہ

وَیَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ۔

یعنے تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا کچھ خرچ کریں۔ تو کہہ دے زائد از ضرورت۔

یعنی جب پوچھا گیا کہ انفاق کیا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ فالتو مال انفاق کرو۔ ساتھ ہی قرآن کریم میں یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ اتنا مال خرچ نہ کرو کہ تم خود محتاج ہو جاؤ اور دوسروں کا مونہہ دیکھنے لگو۔ پھر یہ بھی بتایا ہے کہ فضول خرچی ترک کر دو اور اسراف نہ کرو۔

ان سب ہدایات کا خلاصہ یہ بنتا ہے کہ جس قدر اللہ تعالےٰ نے تم کو قابلیت دی ہے مال کماؤ اس میں سے اپنی ضروریات کا تعین اس طرح کرو کہ اسراف نہ ہو جس قدر مال تم جائز طور پر اپنا طیب زندگی گزارنے کے لئے خرچ کر سکتے ہو اتنا اپنے لئے رہنے دو۔ طیب زندگی یہ ہے کہ اپنی توفیق کے مطابق ایسی خوراک اور لباس استعمال کرو جو تم کو اخلاقی اور جسمانی لحاظ سے کمزور نہ ہونے دے۔ اور سوسائٹی میں بھی تمہارا وقار قائم رہے البتہ ان حدود سے اگر زیادہ خرچ کرو گے۔ تو یہ عیاشی اور اسراف میں داخل ہوگا۔

ان تعلیمات قرآنی کے پیش نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے کچھ مطالبات کئے ہیں۔ اور نشاندہی کی ہے۔ کہ عیاشی اور اسراف کیا ہے؟ مثلاً آپ کا اس ضمن میں بنیادی مطالبہ ہے کہ کھانے پینے اور لباس میں سادگی اختیار کرو۔ کھانے کے متعلق یہ ہے کہ ایک وقت میں روٹی کے ساتھ صرف ایک قسم کا سالن استعمال کیا جائے۔ ہمارے ملک میں روٹی اور چاول بنیادی خوراک ہے کھانے کو لذیذ بنانے کے لئے ہم سالن استعمال کرتے ہیں۔ جو گوشت دال اور سبزیوں کا تیار کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ ایک وقت میں کئی قسم کے سالن استعمال کرنے لگتے ہیں۔ جو محض زبان کا چٹخارا پورا کرنے ہیں۔ ورنہ ان کی خوراکی قیمت کوئی نہیں ہوتی۔

آجکل خوراک کا علمی تجزیہ کیا جاتا ہے۔ اور بتایا جاتا ہے۔ کہ فلاں فلاں عنصر خوراک میں ہونا چاہیئے۔ اگر اس طور پر خوراک کا انتظام کیا جائے تو کھانے میں بڑی حد تک سادگی اختیار کی جا سکتی ہے۔ اور بچت کی صورت نکالی جا سکتی ہے۔ ہماری خوراک جو روٹی یا چاول اور سالن پر مشتمل ہوتی ہے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ اس میں وہ تمام چیزیں موجود ہوتی ہیں۔ جو ایک معتدل خوراک میں ہونی چاہئیں۔

اسی طرح لباس کا حال ہے لباس اللہ تعالےٰ نے گرمی سردی سے بچاؤ تن ڈھانپنے اور زینت کے لئے مقرر کیا ہے اس لئے ہمیں کم سے کم ایسے سادہ لباس پر گزارا کرنا چاہیئے۔ جو یہ تمام ضرورتیں پوری کر دے۔ خواہ مخواہ قیمتی لباس استعمال کرنے سے سوائے فضول خرچی کے کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہوتا۔ اس طرح لباس میں سادگی اختیار کرنے سے بھی کافی بچت کی جا سکتی ہے۔

یہ تو ایک مسلمان کی تمام زندگی کی حالت ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کا ایمان ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے کام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں ہمیں خاص طور پر قربانی کرنی چاہیئے۔ اور کھانے اور کپڑے کا خرچ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق کم سے کم حد تک لے جانا چاہیئے تاکہ روپیہ بچا کر اشاعت دین کے لئے دے سکیں۔

یہ تو ایسی ضروریات زندگی کے تعلق میں ہے جن کے بغیر ہم زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ اور نہ لباس کے بغیر گذارا کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم ان میں اپنی اپنی توفیق کے مطابق کفایت شعاری ضرور کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح جو کچھ بچت کریں۔ وہ تحریک جدید کے مالی مطالبہ پر پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ ایسے کام بھی ہیں۔ جو ہماری زندگی کے قیام کے لئے نہ صرف یہ کہ ضروری نہیں ہیں۔ بلکہ جسمانی اور اخلاقی لحاظ سے ویسے بھی ضرر رساں ہیں۔ اور ہم ان کے لئے فضول خرچی بھی کرتے ہیں۔ مثلاً سینما بینی۔ سوائے بعض دستاویزی اور علمی فلموں کے عام فلمیں دیکھنے سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے منع فرمایا ہے۔ جو روپیہ ہم لوگ سینما بینی میں خرچ کرتے ہیں وہ موجودہ حالات میں ضیاع مال کے سوا کچھ نہیں ہے اور عیاشی میں داخل ہے اور کسی طرح ضروریات زندگی میں شامل نہیں

اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ ہمارے نوجوان بڑی حد تک ایسی فضول خرچیوں سے بچے رہتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ استثنائی صورتوں میں شکایات بھی سننے میں آتی ہیں۔ چاہیئے کہ ہمارے نوجوان اس تبیسح شغل سے پرہیز کریں۔ اور جو روپیہ اس طرح بچے وہ تحریکات جدید کے مالی مطالبہ کی ایفا میں خرچ کریں۔

آجکل بہت سا روپیہ زینت کی اشیاء میں خرچ ہو جاتا ہے۔ جس کی ذمہ دار زیادہ تر خواتین ہیں۔ حق بات یہ ہے کہ یہ ہماری خواتین کا کام ہے کہ وہ سادہ زندگی کے پروگرام کو کامیاب بنائیں۔ کھانے پینے اور لباس کا زیادہ تر معاملہ خواتین ہی سے تعلق رکھتا ہے اس لئے یہ فرض خواتین پر ہی عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے گھروں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مطالبات کے مطابق عمل درآمد کریں۔ اور جس قدر ہو سکے بچت کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں ہماری خواتین مردوں سے بڑھ کر قربانیوں میں حصہ لیتی ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی دیکھا جاتا ہے۔ کہ خواتین فضول خرچی کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔

تقریب رخصتانہ

مکرم سید ابوالحسن صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کی ہمشیرہ محترمہ سیدہ ڈاکٹر نفیسہ بیگم صاحبہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی تقریب رخصتانہ ۲ نومبر ۵۸ء کو ان کی کوٹھی ۳۰ آرنلڈ روڈ پشاور چھاؤنی پر عمل میں آئی۔ سیدہ موصوفہ کا نکاح گذشتہ جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مکرم سید ناصر علی صاحب اگزیکٹو انجنیئر ابن محترم سید ارتضیٰ علی صاحب آف کراچی سے پڑھا تھا۔ اس موقعہ پر محترمہ والدہ صاحبہ سید ابوالحسن صاحب نے محترم جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر حلقہ سرحد کو بمعہ خاکسار و دیگر احباب جماعت پشاور دعا کے لئے مدعو کیا تھا۔ رات کے آٹھ بجے محترم قاضی صاحب نے دعا کرائی۔ اور ۱۰ بجے رات بذریعہ کراچی میل برات کراچی واپس ہوئی۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے آمین

خاکسار شمس الدین امیر جماعت احمدیہ پشاور

انصار اللہ کا مشن یہ ہے کہ وہ اپنے قول اور فعل سے خدا کے دین کی نصرت کریں

ہمیں اس وقت تک چین نہیں آسکتا جب تک کہ ہم ساری دنیا کو رسول کریمؐ کے جھنڈے تلے نہ لے آئیں

ہماری کوشش اور ہماری دعا یہ ہونی چاہیئے کہ خدا ہمیں اسلام کی فتح کا دن دیکھنا نصیب کرے

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا ایمان افروز خطاب

ربوہ ——— محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مورخہ یکم نومبر کو انصار اللہ کے چوتھے سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کو واضح فرمایا۔ کہ انصار اللہ کا مشن یہ ہے کہ وہ نصرت دین کا فریضہ پوری تندہی سے ادا کریں۔ آپ نے فرمایا۔ دین کی نصرت اسی طرح ہوسکتی ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے میں اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں حضور علیہ السلام کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ اسلام کو دنیا میں اس طور پر قائم کیا جائے کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر صدق دل سے ایمان لاکر آپ کی غلامی میں فخر محسوس کرنے لگے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے انصار اللہ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہمیں اس وقت تک چین نصیب نہیں ہوسکتا جب تک کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام انسان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نہ آجمع ہوں۔ اور ان کے وجود اس امر کا زندہ ثبوت نہ بن جائیں کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ اس کا رسولؐ زندہ رسول ہے۔ اور اس کی کتاب زندہ کتاب ہے۔

اختتامی اجلاس

انصار اللہ کے چوتھے سالانہ اجتماع کا اختتامی اجلاس اجتماع کے دوسرے روز یعنی مورخہ یکم نومبر کو اڑھائی بجے بعد دوپہر محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے کی۔ بعد ازاں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ حاضرین کو دینی مسائل سے متعلق سوالات دریافت کرنے کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ حاضرین کی طرف سے جو سوالات پوچھے گئے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس، مکرم مولانا ابو العطاء صاحب اور مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے ان کے تفصیلی اور مدلل جواب بیان کئے۔ سوال و جواب کے اس نہایت ہی مفید سلسلہ کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے علی الترتیب قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیا۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ان انصار میں انعامات تقسیم کئے جو علمی اور ورزشی مقابلوں میں اول اور دوم قرار پائے تھے۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے ایک حصے کا درس دیا۔ ازاں بعد مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور مکرم چوہدری عبد الحق ورک (مجلس کراچی) نے انصار سے خطاب کیا اور انہیں ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

سب سے آخر میں محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے انصار سے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے اس امر کو وضاحت سے بیان کیا کہ انصار اللہ کا مشن یعنی ان کا مقصد وحید کیا ہے۔ آپ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ مجلس مرکزیہ کی طرف سے مختلف شعبہ جات کی جو سالانہ رپورٹیں احباب کو پڑھ کر سنائی گئی ہیں ان سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ ابھی بہت سے کام ایسے ہیں جنہیں سر انجام دینا باقی ہے۔ جہاں تک ان کاموں کی سر انجام دہی کا تعلق ہے اس کی ذمہ داری ایک حد تک تو مجلس مرکزیہ پر ہے اور ایک حد تک اس کے ذمہ دار وہ تمام انصار ہیں جو پاکستان میں اور پاکستان سے باہر دوسرے ممالک میں رہتے ہیں۔ اب تک مختلف مقامات پر جو مجالس انصار اللہ قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد تین سو کے قریب ہے۔ اس کے بالمقابل صرف پاکستان میں ہی جن مقامات پر جماعت ہائے احمدیہ قائم اور منظم ہیں ان کی تعداد کم و بیش ۸۰۰ ہے۔ اب ظاہر بات ہے کہ جہاں جہاں ہماری جماعتیں موجود ہیں وہاں مجالس انصار اللہ بھی قائم ہوں۔ یعنی جتنی جماعتوں کی تعداد ہے اتنی ہی مجالس کی تعداد ہو۔ اس لحاظ سے صرف پاکستان میں ہی ۸۰۰ مجالس انصار اللہ ہونی چاہئیں۔ اگر ہم ۷۹۹ مجالس قائم کرلیں تو بھی ہم تسلی نہیں پاسکتے۔ اس بارے میں اطمینان تو اسی وقت ہی ہوسکتا ہے جب ۸۰۰ جماعتوں میں ۸۰۰ مجالس قائم ہوجائیں۔

بیرونی ممالک میں مجالس کا قیام

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا بعینہ یہی کیفیت بیرونی ممالک میں بھی ہونی چاہیئے۔ بیرونی ممالک میں ہماری جتنی جماعتیں ہیں میں نے ان کی تعداد کا کسی قدر تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ اس ضمن میں جو اعداد و شمار میرے علم میں آئے ان کی رو سے صرف افریقہ کے مختلف ممالک میں ہی ہماری ۴۰۲ جماعتیں ہیں۔ اس کے علاوہ ایک سو کے قریب جماعتیں انڈونیشیا میں ہیں۔ اسی طرح سنگاپور، ملایا اور برٹش بورنیو وغیرہ میں اب تک جو جماعتیں قائم ہوچکی ہیں ان کی تعداد ۱۲۷ ہے۔ مزید برآں خدا تعالیٰ کے فضل سے امریکہ، انگلستان، مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، اسپین، سکنڈے نیویا، ڈچ گی آنا، برٹش گی آنا اور مغرب الہند کے دوسرے جزائر میں بھی ہماری جماعتیں ہیں ان کی مجموعی تعداد ۲۴ کے قریب ہے۔ پھر برما، سیلون، ماریشس اور مشرق وسطی کے ممالک میں بھی ہماری جماعتیں ہیں۔ اگر ان سب کو ملا لیا جائے تو بیرونی ممالک میں ہماری جماعتوں کی تعداد ۸۰۰ سے اوپر بن جاتی ہے۔ پاکستان کی طرح بیرونی ممالک کی ان سب جماعتوں میں بھی مجالس انصار اللہ ہونی چاہئیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ ان جماعتوں میں سے ہر جماعت میں مجلس انصار اللہ قائم نہ ہو۔ اس لحاظ سے صرف بیرونی ممالک میں ہی ہماری ۸۰۰ مجلسیں ہونی چاہئیں۔

خدائی نصرت کا درخشندہ ثبوت

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے فرمایا۔ اسمیں شک نہیں بیرونی ممالک کی جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم کرنے کے لئے خط و کتابت پر کافی خرچ کرنا پڑیگا اور ان تمام اخراجات کیلئے روپے کی ضرورت ہوگی لیکن ہمیں اخراجات کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ ہمارے اخراجات کا کفیل خود خدا ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ جب نصرت دین کی خاطر کوئی کام نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ کیا جائے تو روپیہ خدا خود فراہم کر دیتا ہے اور اگر ہمارے اندازے کے مطابق روپیہ فراہم نہ بھی ہو تو وہ تھوڑے پیسوں میں ہی اتنی برکت ڈال دیتا ہے کہ ان سے اخراجات پورے ہوجاتے ہیں اور کام رکنے نہیں پاتا۔ مثال کے طور پر ہمارے تعلیم الاسلام کالج کی موجودہ عمارت خود اس کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ آج سے چند سال قبل ہمارا یہ کالج لاہور کے ڈی۔ اے۔ وی کالج کی متروکہ عمارت میں قائم تھا۔ وہ عمارت کہنے کو تو کافی بڑی تھی لیکن تھی بالکل کھنڈر۔ اس کا بیشتر حصہ سرے سے استعمال کے قابل ہی نہ تھا۔ اس کے باوجود بعض اداروں نے سوال اٹھایا کہ یہ عمارت تعلیم الاسلام کالج کیلئے بہت بڑی ہے اس لئے اس سے یہ عمارت واپس لے لینی چاہیئے۔ اگر وہ عمارت ہم سے لے لی جاتی تو حکومت کو ہمارے لئے کسی متبادل جگہ کا انتظام کرنا پڑتا۔ تاہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لاہور میں کوئی اور عمارت لینے کی بجائے کالج کو فوراً ربوہ میں منتقل کرنیکا انتظام کیا جائے۔ اب یہاں ربوہ میں ہمارے سامنے کالج کے واسطے ایک موزوں عمارت تعمیر کرنے کا سوال تھا۔ عجیب مشکل در پیش تھی۔ وافر مقدار میں پیسہ ہمارے پاس تھا نہیں ادھر دل یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ ہم کوئی چھوٹی سی بے حیثیت عمارت بنانے پر ہی اکتفا کرلیں۔ میں نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور جماعت سے عطیہ جات وصول کرنے کی اجازت فرما دیں۔ چنانچہ حضور نے اجازت دیدی اور محض اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے کام شروع کر دیا گیا۔ خدا نے ہماری تھوڑی سی رقم میں وہ برکت ڈالی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں تعلیم الاسلام کالج کی موجودہ عظیم الشان عمارت بنکر تیار ہوگئی۔ دوسرے

لوگوں کو اتنی بڑی عمارت بنانے کے لئے جتنی رقم درکار ہوتی ہے ہمیں اس سے ایک چوتھائی رقم بھی خرچ نہیں کرنی پڑی۔ ہمارے لئے یہ معجزہ کر دکھانا کیسے ممکن ہوا۔ اس کا جواب یہی ہے کہ ہم بے شک اس قابل نہ تھے کہ یہ معجزہ کر دکھاتے لیکن ہمارے قادر و توانا خدا نے ہماری خاطر یہ معجزہ کر دکھایا۔ حضور ایدہ اللہ کا ارشاد تھا کہ کالج فوراً ربوہ میں منتقل کیا جائے۔ ہم نے نیک نیتی اور صدق دل سے اس کے لئے کوشش کی پیسے خدا خود فراہم کرتا چلا گیا۔ اور جو پیسے بھی اس نے ہمیں عطا کئے۔ ان میں اس نے ایسی برکت ڈالی کہ ایک ایک پیسہ چار چار پیسوں کے برابر ہو گیا لوگ اس عظیم الشان عمارت کو دیکھتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ یہ لوگ بڑے مالدار ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم غریب اور نادار لوگوں کی ایک چھوٹی سی جماعت ہیں ہمارے پاس دولت نہیں اور نہ ہم اس کے طالب ہیں۔ البتہ خدا کا فضل ہمارے ساتھ ہے۔ اور وہ ہمیشہ ہی ہم کو اپنی رحمت اور برکت سے نوازتا ہے۔ اس لحاظ سے اپنے امیر ہونے کا ہم انکار نہیں کر سکتے۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ ہم ان معنوں میں امیر نہیں ہیں۔ جن معنوں میں دوسرے ہم کو امیر سمجھتے ہیں۔ ہم امیر ہیں لیکن اس لئے کہ خدا کا فضل ہمارے ساتھ ہے۔ ہم امیر ہیں لیکن اس لئے کہ اس کی رحمتیں ہم پر برستی ہیں۔ ہم امیر ہیں لیکن اس لئے کہ اس کی نہ ختم ہونے والی برکتیں ہمیں حاصل ہیں۔ یہی ہماری امارت ہے اور یہی ہماری ثروت — الغرض میں یہ کہہ رہا تھا کہ ہمیں اس امر کی پروا کئے بغیر کہ اخراجات کے لئے پیسہ کہاں سے آئے گا۔ بیرونی ممالک میں بھی مجالس انصار اللہ کے قیام کی جدوجہد شروع کر دینی چاہیئے۔ ہماری کوئی جماعت خواہ وہ دنیا کے کسی حصے میں ہو ایسی نہ رہے کہ اس میں مجلس انصار اللہ قائم نہ ہو۔ جہاں جہاں جماعت ہائے احمدیہ قائم ہیں۔ وہاں وہاں مجلس انصار اللہ کا قائم ہونا از حد ضروری ہے اور اس میں غفلت یکسر ناقابل برداشت ہے۔

انصار اللہ کے قیام کا مقصد

تقریر کے دوران محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے مزید فرمایا۔ انصار اللہ کے جس کام کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اس کا تعلق تنظیم سے ہے تنظیم ہمیشہ کسی اعلیٰ تر مقصد کے پیش نظر ہوا کرتی ہے۔ اپنے اعلیٰ ترین مقصد کے حصول کی طرف توجہ دینا ہم سب کا اولین فرض ہے۔ ہمارا وہ اعلیٰ ترین مقصد ہے نصرت دین۔ مجلس انصار اللہ کی تنظیم ہے ہی اسلئے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اس درجہ اسلام کے رنگ میں رنگین کریں کہ ہم خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت کرنے کے قابل بن سکیں دین کی نصرت ہم کس طرح کر سکتے ہیں؟ اس کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ اور اس کے مقتضیات کو پورا کرنے کے لئے ہر آن مستعد رہنا چاہیئے۔ سو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اپنی کتابوں میں واضح فرمایا ہے آپ کی بعثت کی غرض دنیا میں اسلام کو قائم کرنا ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کو ہماری تمام تر جدوجہد میں بنیادی اہمیت حاصل ہونی چاہیئے۔ ہمارا اصل اور بنیادی کام یہی ہے۔ باقی سب کام ذیلی ہیں۔ دنیا میں اسلام اسی طرح قائم ہوگا کہ ہم دنیا کو زندہ خدا، زندہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور زندہ کتاب کی طرف بلائیں۔

بعثت مسیح موعود کی غرض اور اس کے مقتضیات

بعثت مسیح موعود کی غرض اور اس کے مقتضیات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اسلام کو قائم کرنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہم نہ صرف خود اس یقین پر قائم ہو جائیں۔ بلکہ دنیا کو بھی یہ باور کرائیں۔ کہ اسلام جو خدا پیش کرتا ہے وہ ایک زندہ خدا ہے۔ ہم میں سے کون ہے۔ جو یہ کہہ سکتا ہے کہ اس نے زندہ خدا کی زندہ تجلیات کو نہیں دیکھا۔ ہم میں سے ہر ایک نے اسے دیکھا ہے۔ اس نے ہمیں انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کے معجزات دکھائے ہیں اور اس کثرت سے دکھائے ہیں کہ ہم اس کی ہستی کا انکار کر ہی نہیں سکتے۔ اس موقع پر آپ نے انفرادی اور اجتماعی معاملات میں زندہ خدا کی زندہ تجلیات کی بہت سی ایمان افروز مثالیں دیتے ہوئے فرمایا ہم نے اپنے انفرادی معاملات میں بھی اور اجتماعی کاموں میں بھی خدا کی نصرت کو بارش کی طرح برستے دیکھا ہے۔ یہ ہو ہی کیسے سکتا ہے کہ ہم اپنے ہوش و حواس قائم رکھتے ہوئے اس کے وجود کے منکر ہو جائیں یا یہ باور کرنا چھوڑ دیں کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے

آپ نے مزید فرمایا۔ دوسری چیز جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر دنیا کے سامنے پیش کی وہ زندہ رسولؐ کا وجود ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ سب انبیاء فوت ہو گئے۔ مگر ہمارے سید و مولا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے۔ آپ زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ یوں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی بشر ہی تھے اور کوئی بشر اپنے جسد عنصری کے ساتھ ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ پس اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے وجود کی فیض رساں تاثیرات نہ پہلے کبھی ختم ہوئی ہیں اور نہ آئندہ کبھی ہوں گی۔ ان کا سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے گا اور ان فیض رساں تاثیرات کی بدولت آپ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ سو گویا آپ زندہ ہی نہیں ہیں بلکہ دوسروں کو بھی زندہ کرنے والے وجود ہیں۔ آپ کے ذریعے ہر زمانے میں روحانی مردوں کو زندگی ملتی چلی جائے گی۔ اسی طرح تیسری چیز جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کی وہ یہ ہے کہ قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے۔ آپ نے بتایا چونکہ یہ آخری شریعت ہے اور قیامت تک کبھی منسوخ نہ ہوگی۔ اس لئے اس کی فیض رسانی کا سلسلہ جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا۔ اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے مسلمانوں کے ذریعہ دنیا میں جو عظیم الشان انقلاب برپا ہوا تھا وہ انقلاب اسی شان کے ساتھ نہ صرف یہ کہ اب بھی رونما ہو سکتا ہے بلکہ خدائی تقدیر کے ماتحت وہ ایک دفعہ پھر رونما ہو کر رہے گا اور یہ دنیا ایک دفعہ پھر امن و آشتی کا گہوارہ بنے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل حالت یہ تھی کہ قرآن مجید کے ایک زندہ کتاب ہونے کا تصور ناپید ہوتا جا رہا تھا اور یہ صرف جھاڑ پھونک کے لئے ہی رہ گیا تھا اس پر مزید یہ کہ بدقسمتی سے یہ سمجھا جانے لگا تھا کہ قرآن مجید کی بہت سی آیات منسوخ ہو چکی ہیں۔ یہ ایک خطرناک خیال تھا جس نے دماغوں میں گھر کر لیا تھا اور اس کے نتیجے میں اسلام کی ابدی شریعت عملاً متروک ہوتی جا رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خیال کی پُرزور تردید فرمائی اور اعلان کیا جس طرح اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اور اسلام کا رسولؐ زندہ رسولؐ ہے اسی طرح اسلام کی کتاب بھی ایک زندہ کتاب ہے اس کے ذریعہ خدا نے نور اور ہدایت کا جو چشمہ جاری فرمایا ہے۔ وہ کبھی خشک نہ ہوگا۔ اور روحانی لحاظ سے خشک اور بنجر زمینوں کو سیراب کر کے انہیں لہلہاتے ہوئے کھیتوں میں تبدیل کرتا چلا جائے گا

پھر چوتھی چیز جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائی وہ آخرت پر زندہ ایمان کی اہمیت ہے۔ آپ نے ثابت فرمایا کہ اسلام دنیا میں جو انقلاب برپا کرنا چاہتا ہے اس میں قیامت پر زندہ ایمان کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے بغیر حقیقی روحانی انقلاب برپا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ چیز اسلام کے نزدیک زندگی کی بنیادوں میں سے ایک اہم بنیاد ہے۔ مزید برآں پانچویں اہم نظریہ کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ایک یقینی اور حتمی ثبوت یہ پیش فرمایا کہ نہ صرف اسلام کا رسولؐ ایک زندہ رسولؐ ہے بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر سچا متبع بھی ظلی طور پر ایک زندہ وجود کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ ایک زندہ رسول کا فیض یافتہ ہے اور اس کی زندہ تاثیرات سے حصہ پانے والا ہے۔

تقریر کے آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے فرمایا اسلام کی یہ وہ لازوال صداقتیں ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں پیش کر کے از سر نو ایک عالمگیر روحانی انقلاب کی بنیاد ڈالی ہے۔ ہم جو انصار اللہ کہلاتے ہیں ہمارا مشن اور ہمارے وجود کا مقصد وحید یہ ہے کہ ہم خدا کے دین کی نصرت کریں یہ نصرت اسی طرح ہو سکتی ہے کہ ہم دنیا میں اسلام کی پیشکردہ ان صداقتوں کو قائم کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ ہمیں اس وقت تک چین نصیب نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہم ساری دنیا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لا کر انہیں ان صداقتوں کا گرویدہ نہ بنا دیں۔ اس میں شک نہیں۔ ہم غریب اور بے بضاعت ہیں لیکن اگر نیت اور اخلاص کی دولت انسان کے پاس ہو تو خدا اس کی حقیر کوششوں میں بھی برکت ڈال دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور اس کو اسی نے کرنا ہے ہم اگر نصرت دین کے جذبے کے تحت آگے بڑھ کر جدوجہد کریں گے تو وہ ہماری کوشش کو رائیگان نہیں جانے دیگا بلکہ ضرور اس کا بدلہ دے گا ہم جتنی جتنی کوشش کریں گے اسی کے مطابق اجر اور ثواب کے مستحق بنتے چلے جائیں گے خدائی تقدیر یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ ساری دنیا میں پھر اسلام غالب آئے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت اس فیصلے کو بدل نہیں سکتی۔ ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں حصول برکات کے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری زندگیوں میں وہ دن لے آئے کہ ہم اسلام کا پرچم ایک دفعہ پھر ساری دنیا پر لہراتا ہوا دیکھ لیں اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صحیح معنوں میں انصار اللہ بننے کی توفیق دے۔ اور ہم حقیقی معنوں میں مسلمان اور احمدی بن جائیں تاکہ ہم خدا کی انعامات کے وارث بن سکیں۔

اس ایمان افروز خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی

اور اس طرح اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعا کے ساتھ مجلس انصار اللہ کا چوتھا سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا

غلبۂ اسلام اور تحریک جدید کا مالی جہاد

تحریک جدید کے مالی جہاد میں شمولیت کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے چند تاکیدی ارشادات اس غرض سے شائع کئے جارہے ہیں۔ کہ جماعتوں کے عہدیداران و مجالس خدام الاحمدیہ کے اراکین احباب جماعت سے وعدہ لیتے ہوئے ان ارشادات و ہدایات کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید کا کام نہ چند سال کا ہے اور نہ چند افراد کا ہے۔ بلکہ در اصل احمدیت کے قیام کی جو غرض تھی یعنی غلبہ اسلام علی الادیان۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ کام جاری کیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جس غرض کے لئے احمدیت قائم کی گئی تھی۔ اور جس غرض کے لئے کوئی شخص احمدیت میں داخل ہوتا ہے اس کے متعلق وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کام دوسروں کا ہے میرا نہیں۔ اگر یہ کام اس کا نہ ہوتا تو اسے احمدیت میں داخل ہونے کی ضرورت کیا تھی؟"

(۲) "اب جبکہ میں نے حقیقت کو کھول دیا ہے آئندہ یہ سوال نہیں ہوگا کہ کون چندہ دیتا ہے اور کون نہیں دیتا۔ بلکہ اس وضاحت کے بعد ہر شخص جو احمدیت میں شامل ہوتا ہے۔ بلکہ میں کہتا ہوں ہر شخص جو احمدیت سے دلچسپی لیتا ہے خواہ وہ احمدی نہ بھی ہو اس پر یہ فرض عاید ہو جاتا ہے کہ وہ اس کام میں حصہ لے"

(۳) "اب صرف ان لوگوں کے وعدے لے کر نہیں بھجوانے جو پہلے سے وعدے کرتے آئے ہیں۔ بلکہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ ہر احمدی سے خواہ وہ بچہ ہو۔ جوان ہو یا بوڑھا ہو۔ مرد ہو یا عورت۔ امیر ہو یا غریب۔ اور پھر خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو۔ اس کی حیثیت کے مطابق وعدے لے کر بھجوائیں۔"

جماعتوں کے ذمہ دار عہدیدار حضرات سے درخواست ہے کہ فہرستیں مرتب کرتے ہوئے مندرجہ بالا ارشادات کو مدنظر رکھیں۔ اور اس بات کی پوری سعی فرمائیں کہ جماعت کے تمام افراد کا وعدہ حاصل کیا جائے

وکیل المال تحریک جدید

محترم جناب خادم صاحب مرحوم رحمہ اللہ کے حالات زندگی
رسالہ الفرقان کا خاص نمبر

رسالہ الفرقان کے آئندہ نمبر میں سلسلہ کے مشہور مجاہد محترم جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی شائع کئے جارہے ہیں۔ اہل قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے معلومات اور تاثرات قلم بند فرما کر جلد ارسال فرمائیں۔ یہ سب مقالات (نثر و نظم) زیادہ سے زیادہ پانچ ۵ دسمبر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ ہاں جتنی جلدی آپ کا مضمون پہنچے گا اتنا ہی بہتر ہے۔ (ایڈیٹر الفرقان ربوہ)

شکریہ احباب

اوائل ستمبر میں کراچی بمبئی ایکسپریس میں مجھے جو حادثہ ہوا تھا اس پر احباب نے جس ہمدردانہ سلوک سے نوازا ہے اور دعائیں کی ہیں اور تیمارداری کے فرض کو ادا کیا ہے۔ اس کے لئے میں ان سب کا شکرگزار ہوں اور ان کے لئے دعاگو ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اب عام صحت اچھی ہے۔ مگر بعض اعضاء اور پسلیوں میں ہنوز درد رہتا ہے۔ اور بہت جلد تھکان ہو جاتی ہے۔ درد مند بھائیوں، بہنوں اور بزرگوں سے کامل شفاء کے لئے مزید دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری ۱۲ نومبر ۱۹۵۸ء

اذکروا موتٰکم بالخیر

چوہدری عطاء الٰہی صاحب سلیم مولوی فاضل

(از کرم محمد اشرف صاحب ناصر بشاہد)

چوہدری عطاء الٰہی صاحب سلیم مرحوم ۱۹۳۰ء میں بمقام کھاریاں ضلع گجرات پیدا ہوئے۔ مڈل پاس کرنے کے بعد ان کے والد محترم چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت کھاریاں نے انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور خدمت اسلام کے لئے وقف کر دیا اور ان کو جامعہ احمدیہ میں جو اس وقت احمد نگر میں تھا اپنی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کروا دیا گیا ۱۹۵۷ء میں مولوی فاضل کرنے کے بعد انہوں نے ڈی بی ہائی سکول کھاریاں ضلع گجرات میں بطور عربک ٹیچر ملازمت اختیار کر لی اور مرکز میں لکھ دیا کہ انہیں جب بھی خدمت سلسلہ کے لئے بلایا جائیگا وہ فوراً حاضر ہو جائیں گے۔

۲۰ اکتوبر بروز سوموار صبح آٹھ بجے قریب مرحوم سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب اور دو تین اور اساتذہ کے ساتھ سیر کے لئے باہر گئے۔ آدھ گھنٹہ کے بعد واپس آتے ہی مسواک کرنے لگے ابھی مسواک منہ میں ڈالی ہی تھی کہ چکر آ کر گر گئے۔ ان کا چھوٹا بھائی عزیزم عبدالباسط جو اسی سکول میں پڑھتا اور ساتھ رہتا تھا دوڑا ہوا آیا۔ آکر دیکھا تو مرحوم بے ہوش پڑے تھے اور بایاں پہلو بالکل بے حس و حرکت اور برف کی مانند سرد تھا۔ اسی وقت وہاں کے ایک ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ اس نے بتایا کہ انہیں بائیں پہلو پر فالج کا حملہ ہوا ہے جس کا اثر دل و دماغ دونوں پر ہے وہ دن اور رات مرحوم نے دردوکرب میں گذاری۔ دوسرے دن بتاریخ ۲۱/۱۰/۵۸ بروز منگل قبل الصبح ہیڈ ماسٹر صاحب نے انہیں کھاریاں پہنچانے کا انتظام کر دیا۔ مرحوم کو لاری کے ذریعہ گجرات اور پھر کھاریاں لایا گیا۔ لاری کے سفر سے حالت اور بھی تشویشناک ہو گئی۔

کھاریاں میں سوء اتفاق سے سول ہسپتال کے ڈاکٹر اور دوسرے پرائیویٹ ڈاکٹر بھی نہ مل سکے۔ کیونکہ اس دن وہ گجرات گئے ہوئے تھے۔ اور جب شام کو ڈاکٹر صاحب تشریف لائے تو ساڑھے پانچ بجے شام ان کے آنے سے ایک منٹ پیشتر چار بجکر ۵۹ منٹ پر ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۲۸ برس تھی۔

اس سے اگلے دن ۲۲/۱۰/۵۸ بروز بدھ گیارہ بجے دن محترم میاں عبدالمالک صاحب آف چک سکندر صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ ایک معزز زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ ہمیشہ سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ صاف ستھرے اور معمولی قسم کے کپڑے زیب تن رکھتے۔ کم گو نوجوان تھے۔ [illegible] دوسروں کے معاملات میں کبھی دخل نہ دیتے تھے۔ طبیعت کے اتنے نرم تھے کہ اپنی اٹھائیس سالہ زندگی میں وہ کبھی سے درشتی اور سختی سے پیش نہیں آئے۔ اور کسی سے دشمنی رکھنا تو انہیں آتا ہی نہیں تھا بلکہ حتی الوسع دوسروں کے لئے مفید بننے کی کوشش کرتے۔

مرحوم گو جسمانی لحاظ سے اتنے توانا نہ تھے۔ لیکن پھر بھی محنتی اور کسی کام کے کرنے میں عار اور شرم محسوس نہ کرتے تھے۔

مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا باقاعدہ مطالعہ کرتے اور دوسروں کو تلقین کرتے رہتے۔ اور پنجوقتہ نماز کے پابند تھے ۱۹۵۷ء میں پنجاب یونیورسٹی اور پشاور یونیورسٹی سے بیک وقت مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

مرحوم کے نانا حضرت حافظ مولوی فضل الدین صاحب رضی اللہ عنہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ اور جن کی کوششوں سے کھاریاں اور اس کے گردونواح میں بڑی بڑی جماعتیں قائم ہوئیں۔ جب فوت ہوئے تو مرحوم کے والد ماجد چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم جو سلسلہ کے مخلص اور فدائی کارکن تھے ایک لمبے عرصہ تک کھاریاں کے امیر جماعت رہے مرحوم جب کبھی کھاریاں میں موجود ہوتے تو نمازوں میں امامت اور درس کے علاوہ احمدی بچوں کو منظم کرنے اور ان میں دینی روح پھونکنے کے لئے خاص طور پر کوشش کرتے۔

مرحوم کے عین عالم جوانی میں فوت ہو جانے سے خاندان کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اور بالخصوص ان کی والدہ محترمہ کے لئے جو پہلے ہی کافی صدمے دیکھ چکی ہیں (۴)

(۴) اور دائم المریض رہتی ہیں یہ شدید صدمہ ہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک جوان بیوہ اور دو چھوٹی چھوٹی بچیاں بعمر چار سال اور ایک سال اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کی زوجہ، والدہ محترمہ اور ان کے بہن بھائیوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی بچیوں کا آپ نگہبان و حافظ ہو۔

ایک نہایت ضروری اعلان

برائے توجہ ممبرات لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جیسا کہ بہنوں کو علم ہے۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں ایک سلائی کا سکول کھولا ہوا ہے۔ تاکہ بہنیں اور بچیاں اس سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے سلائی سیکھیں۔ اور جن کو سلائی آتی ہے۔ وہ آرڈر پر کام کر کے اپنی چھوٹی موٹی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کوشش کر کے اس سکول کو سرکاری طور پر منظور کروا لیا ہے اور اب بچیاں دو۲ سال کا کورس کر کے امتحان دیکر سند بھی حاصل کر سکیں گی ہماری بہنوں کی کسقدر خوش قسمتی ہے کہ ہمارا نصرت انڈسٹریل سکول سرکاری طور پر منظور ہو گیا ہے۔

اس سکول میں اس وقت تین استانیاں کام کر رہی ہیں علاوہ سلائی کا کورس پورا کروانے کے قرآن کریم باترجمہ اور ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایک استانی کا انتظام ہے۔ جو باقاعدگی کے ساتھ پڑھائی کروا رہی ہیں اس سکول کی فیس دو۲ اور تین۳ روپے ماہوار ہے ہینڈ ایمبرائڈری سیکھنے والی بہنوں کی فیس دو۲ روپے ماہوار ہے اور مشین ایمبرائڈری سیکھنے والی بہنوں کی فیس تین روپے ماہوار ہے۔

بہنوں سے گذارش ہے کہ وہ اس سکول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہوئے خود بھی داخل ہوں اور اپنی بچیوں کو بھی شامل کریں۔ تاکہ ضروریات زندگی میں سے سب سے زیادہ ضروری چیز جس کے بغیر چارہ نہیں۔ اور اگر یہ چیز نہ آتی ہو تو سلائی کے لئے درزیوں کو سینکڑوں روپیہ سلائی دے کر کپڑے سلوانے پڑتے ہیں اور پھر جو اپنے ہاتھ سے کام ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھ کا ہوتا ہے۔

امید ہے کہ بہنیں اس طرف ضرور توجہ کریں گی اور اس سکول سے فائدہ حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انیس۱۹ سالہ کتاب کی طباعت

ہر احمدی کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سابقون الاولون کی پہلی انیس سالہ کتاب کی طباعت وغیرہ کے انتظامات بفضل خدا مکمل ہو چکے ہیں الحمد للہ۔

احباب کرام کو یاد ہو گا یہ وہی انیس سالہ مالی جہاد کبیر کی کتاب شائع ہو رہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۸۹۱ء کے کشف کو جس میں بارگاہ ربی سے پانچ ہزار سپاہی دیا جانا منظور ہوا ہے۔ اور اس کے مجاہد اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہیں۔ اس میں دیباچہ تمہید تحریک جدید جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کلمات طیبات پر مشتمل ہے اور ہر سابقون الاولون کا سال وار حساب دیکر انیس۱۹ سال کی مجموعی میزان بھی دکھائی گئی ہے۔ کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ کتاب جلسہ سالانہ پر شائع ہو جائے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے لئے اسے مبارک اور بابرکت کرے اور وہ ہر احمدی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا جاذب کرنے والا ہو جائے۔ آمین

چاہیئے کہ ہر احمدی خوشی کے ساتھ اپنی طاقت کے مطابق اپنی قربانی اپنے مقدس امام کے حضور پیش کرتا جائے۔ جو ایک مومن کی شان کے شایاں ہے۔

خصوصاً دفتر دوم کے وہ نونہال جماعت جن کے کندھوں پر بیرونی ممالک کی تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا بوجھ آ رہا ہے ان کو سابقون الاولون کی ان بے مثال قربانیوں کو دیکھ کر اپنی قربانی ایسے رنگ میں پیش کرتے رہنا چاہیئے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہو جائے اور اس کے فضل کو جذب کرنے والی ہو۔

(برکت علی خاں سابق وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

الدّال علی الخیر کفاعلہ (حدیث)

اس وقت جماعت کے صاحب نصاب احباب میں سے بہت تھوڑے ایسے ہیں۔ جو فکر اور توجہ سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت کے تاجر پیشہ ملازم پیشہ اور زمیندار احباب میں سے ایک خاصی تعداد ایسی ہے۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مگر یا تو لاعلمی کی وجہ سے اور یا عدم توجہ کی وجہ سے وہ زکوٰۃ ادا نہیں کر رہے۔ حالانکہ ادائیگی زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ قرآن پاک میں بار بار "اقیموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ" کا حکم دیا گیا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا سختی سے حکم فرمایا ہے۔

پس عہدیداران مال اور دیگر مخلصین جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو۔ انہیں ادائیگی زکوٰۃ کی طرف توجہ دلائیں۔ کیونکہ "الدال علی الخیر کفاعلہ" فرمایا کسی کو نیکی کی طرف بلانے والا ایسا ہی ہے گویا کہ وہ خود ہی اس نیک کام کا کرنے والا ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

عہدیداران تحریک جدید سے خطاب

"خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا۔ بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہو گا۔ اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مندرجہ بالا کی روشنی میں جہاں عہدیداران تحریک جدید کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں وہاں جملہ احباب کے لئے لازم ہے کہ وہ از خود عہدیداران کے پاس جائیں اور اپنا وعدہ لکھوا کر دوہرا ثواب حاصل کریں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان گمشدہ رسید بک

رسید بک نمبر ۲۹۲۳ صدر انجمن احمدیہ۔ جنگل امام شاہ ضلع لائلپور کی جماعت سے گم ہو گئی ہے۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی دوست اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اگر کسی دوست کو اس رسید بک کا علم ہو تو نظارت ہذا میں اطلاع دیں۔

(نائب ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ایک غیر احمدی صاحب جن کا نام محمد عزیز ہے۔ مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہیں وہ اپنی مشکلات اور مصائب سے نجات کے لئے احمدی احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (خاکسار عبد الرحیم شرما)

۲۔ میرا چھوٹا بھائی عزیزم محمد اسحاق نثار امرتسری بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد عبد الحق امرتسری گنج مغلپورہ)

۳۔ چار سال سے میرا بھائی بیمار ہے۔ اور اس وقت ملتان ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد سرور ولد عزیز محمد پیچہ وطنی)

۴۔ عاجزہ ایک سال سے بعارضہ ٹی بی۔ میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان سے پر خلوص دعاؤں کے لئے درخواست کرتی ہوں۔

(ایس۔ این۔ ہاشمی۔ سیکرٹری زنانہ تپ دق وارڈ میو ہسپتال)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر سیکرٹری مجلس کارپرداز کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۰۲۹: میں مسمی صوفی شاہ محمد ولد جمال دین قوم موچی پیشہ بیکاری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۱۱ء ساکن دانہ زید کا ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت ایک مکان کچا ہے۔ جس کے ملبہ کی قیمت مبلغ چار صد روپے ہے۔ اور ایک بھینس جس کی قیمت مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میں اس کل جائیداد مبلغ چھ صد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ میری مذکورہ جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور میں انشاء اللہ عنقریب اپنی جائیداد کی کل رقم ۶۰۰/- روپیہ کا ۱/۱۰ یعنی مبلغ ۶۰/- روپیہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرا دوں گا۔

نیز میرے فوت ہونے پر اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ربوہ ہوگی اور میرے ورثاء اس کے ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔

العبد:- نشان انگوٹھا۔ صوفی شاہ محمد ولد جمال دین مرحوم ساکن دانہ زید کا ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:- چوہدری بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ دانہ زید کا۔ ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:- خورشید احمد سابق انسپکٹر وصایا گھٹیالیاں

نمبر ۱۵۱۱۸: میں شمیم ملک زوجہ مقصود احمد ملک قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر چوبیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مکان ۱۱ کریم سٹریٹ ۱۲ کاچھوپورہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۰/۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی وزن پانچ تولے قیمت تقریباً پانچ صد روپے کل میزان ایک ہزار پانچ صد روپیہ۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ فقط المرقوم

ملک مقصود احمد خاوند موصیہ مکان ۱۱ کریم سٹریٹ ۱۲ کاچھوپورہ لاہور

الامتہ:- شمیم ملک

گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد:- مقصود احمد ملک خاوند موصیہ

نمبر ۱۵۱۲۰: میں رحیم بی بی بیوہ چوہدری عظیم بخش صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن سلطانپورہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۰/۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۱۲/-/- روپیہ جو میں نے اپنے خاوند مرحوم سے وصول کر لیا ہے۔ چار ارضی ایک ایکڑ واقع چک ۱۰۱ گ ب پاؤ بیانی جنڈ یالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور جس کی قیمت ۲۰۰۰/- روپیہ ہے۔ زیور طلائی وزنی یک تولہ قیمتی یکصد روپیہ ہے۔ کل میزان ۲۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ اس سالانہ آمد پر بھی ہے۔ جو میرے حقیقی فرزندگان اور دو لڑکیوں کی طرف سے تقریباً مبلغ ۴۴۴/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ادا کرتی رہوں گی اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتی ہوں کہ میری جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کی مد میں کروں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا

الامتہ:- نشان انگوٹھا رحیم بی بی بیوہ چوہدری عظیم بخش صاحب مرحوم۔

راقم الحروف سلطان علی ولد چوہدری عظیم بخش صاحب مرحوم مکان ۶ سکندرہ سٹریٹ ۱۳ سلطان پورہ لاہور

گواہ شد سلطان علی سیکرٹری وصایا حلقہ سلطان پورہ۔ لاہور

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے زیر دستخطی پیبر اور میٹریل کے نظر ثانی شدہ شیڈیول پر مبنی شرح فیصد ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مقررہ فارموں پر ۲۵ نومبر ۵۸ء کو دو بجے بعد دوپہر تک وصول کرے گا۔ مقررہ فارم اس دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب ۲۵ نومبر کو ایک بجے بعد دوپہر تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز دو بجے بعد دوپہر سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت مع شرح ٹنڈر	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل
(i) سیالکوٹ نارووال چک امرو سیکشن میں ان گائیڈ بندوں کی مرمت جنہیں اگست ۵۷ء کے سیلابوں سے نقصان پہنچا ہے	۴۲۰۰۰/- روپے	۹۰۰/- روپے	۴ ماہ
(ii) سیالکوٹ نارووال سیکشن میں سیلاب کے حفاظتی اقدامات جولائی ۵۸ء کے سلسلہ میں ڈیک نالہ برج ۶۵ پر بائیں گائیڈ بند اور Hockey Spur کے درمیان Spurs کی فراہمی	۲۵۰۰۰/- روپے	۵۰۰/-	۳ ماہ
(iii) لائلپور میں منڈی کے سرے کے ساتھ ساتھ ڈویژنل پلان F-148/E.J.P.1958 لاہور کے مطابق سرحدی دیوار کی تعمیر تاکہ بے جا مداخلت کا سدباب ہو سکے۔	۱۸۰۰۰/-	۴۰۰/-	۳ ماہ

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں۔ انہیں چاہیے کہ وہ اپنے نام ۲۵ نومبر سے قبل ضروری کاغذات ہمراہ لا کر اپنے نام رجسٹر کرائیں۔ کاغذات میں مالی حالت اور تجربہ کے متعلق ضروری سرٹیفکیٹس ہمراہ لانے ضروری ہیں۔

(۳) تفصیلی شرائط۔ دیگر کوائف۔ نرخوں کا نظر ثانی شدہ شیڈیول اور تخمینہ جات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی دن بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ اس بات کا پابند نہیں ہوگا کہ وہ کم سے کم لاگت کا یا اور کوئی ٹنڈر ضرور منظور کرے یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زرضمانت ۲۵ نومبر ۵۸ء سے قبل ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں ٹھیکیدار نرخوں کی شرح سالم ہندسوں میں درج کریں۔ کسور پر مشتمل نرخ مسترد کئے جا سکیں گے۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ این ڈبلیو آر۔ لاہور)

"کشمیر کو آزاد کرانے کی جدوجہد جاری رکھی جائے گی"

صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خاں کی یقین دہانی

راولپنڈی ۱۳ر نومبر۔ پاکستان کے صدر اور مارشل لا کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب خاں نے حکومت آزاد کشمیر کے صدر اور وزراء سے گفتگو کرتے ہوئے پھر یہ یقین دلایا ہے۔ کہ پاکستان کشمیر کو آزاد کرانے کی کوشش کبھی ترک نہیں کرے گا۔ اور جموں و کشمیر کے عوام کو حق خود ارادیت دلانے کی جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔

جنرل محمد ایوب خاں نے آزاد کشمیر کا نظم ونسق بہتر بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ آپ نے کہا کہ صاف ستھرا اور دیانتدارانہ نظم ونسق ہی عوام کی خدمت کے فرض سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔

صدر حکومت آزاد کشمیر سردار محمد ابراہیم نے صدر جنرل محمد ایوب خاں کو یقین دلایا ہے۔ کہ انہوں نے پاکستان میں استحکام پیدا کرنے اور مقبوضہ کشمیر کو بھارت کی غلامی سے آزاد کرانے کے لئے جو کوششیں شروع کر رکھی ہیں آزاد کشمیر کی حکومت اور عوام ان کوششوں کے دل سے حامی ہیں۔ سردار محمد ابراہیم خاں نے کہا کہ خط متارکہ جنگ کے دونوں جانب رہنے والے کشمیری عوام نے پاکستان میں حالیہ منصفانہ تبدیلی کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور انہیں یقین ہے کہ پاکستان نئے دور حکومت میں مسئلہ کشمیر کو منصفانہ طور پر حل کرانے میں کامیاب ہو جائیگا۔

کل رات یہاں صدر جنرل محمد ایوب خاں کے اعزاز میں جنرل ہیڈ کوارٹرز کے افسروں کی طرف سے ڈنر دیا گیا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے موصوف نے کہا۔

"مجھے پاکستان کی بری فوج پر فخر ہے۔ کیونکہ اس فوج نے مختصر سے عرصے میں نہ صرف عسکری لحاظ سے بلکہ دوسرے انسانی پہلوؤں کے لحاظ سے بھی بڑی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

جنرل محمد ایوب خاں نے کہا پاکستان کی تاریخ کا وہ باب نہایت درخشاں اور باعث فخر ہوگا۔ جس میں یہ تذکرہ کیا جائے گا کہ اس فوج کے نوجوان کندھوں پر کتنی عظیم ذمہ داریاں آپڑی تھیں۔ اور وہ ہر موقعہ پر کس قابل تحسین طور پر ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتی رہی۔

آپ نے پاکستان کی بری فوج کے نئے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ کو خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے کہا مجھے جنرل موسیٰ پر کامل اعتماد ہے۔ وہ نہایت دیانت دار ہیں۔ باوقار شخصیت کے حامل ہیں۔ سپاہی ہیں اور محب وطن ہیں۔

صدر نے بری فوج کے افسروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ خود کو ہمیشہ حفاظت وطن کے لئے مستعد اور کمربستہ رکھیں اور اس کی عسکری تیاری میں کبھی کوئی رخنہ واقع نہ ہونے دیں۔ آپ نے کہا میرے سامنے واحد عزم اور واحد مقصود یہ ہے کہ میرے ملک کو خوشحالی نصیب ہو۔

اس سے قبل کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے تقریر کرتے ہوئے اس عہد کا اظہار کیا کہ وہ فوج کی اعلیٰ روایات کو برقرار رکھیں گے جن میں خدمت بے نفسی سے فرائض کی انجام دہی دیانت بے لاگ ذاتی کردار اور ملک کے معیار اور وسائل کے مطابق سادہ معیشت شامل ہیں۔

صدر کو مخاطب کرتے ہوئے جنرل موسیٰ نے کہا کہ پاکستان کی فوج بیرونی حملوں سے ملک کی حفاظت کرنے کا اور اس امر کا عہد کئے ہوئے ہے کہ وہ (آپ کے الفاظ میں) ملک کو ایک ایسی ڈھال مہیا کرے گی جس کے پیچھے وہ ایک مضبوط اور فعال جمہوری نظام قائم کر سکے۔ اور مستحکم مستقبل کی بنیادیں استوار ہو سکیں آپ نے کہا ملک کی باگ ڈور اب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ دیانت اور عدل گستری کے جو اوصاف آپ کی ذات میں نمایاں ہیں۔ وہی آپ کی حکومت کا بھی طرۂ امتیاز ہوں گے اور وقت آنے پر سارا ملک انہی اعلیٰ اوصاف کا مظہر ہوگا۔

یہ ڈنر فوج کی دیرینہ روایات کے عین مطابق ہوا تھا۔ اس میں جنرل ہیڈ کوارٹرز کے اعلیٰ افسروں کے علاوہ جو میزبان تھے متعدد معزز مہمان شریک ہوئے جن میں اعلیٰ فوجی اور غیر ملکی افسر شامل تھے۔ اس موقع پر فرنٹیئر فورس رجمنٹ اور آرمی سروس کورز کے بینڈ نغمہ سرا تھے۔

فرانس اور الجزائر کی حکومت میں گفتگو کی شرط

برسلز ۱۳ر نومبر۔ الجزائری تحریک آزادی کے لیڈر اور آزاد الجزائری حکومت کے وزیر اعظم مسٹر فرحت عباس نے کل قاہرہ میں بلجیم کی خبر رساں ایجنسی کے نامہ نگار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہم الجزائری عارضی طور پر لڑائی بند کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ فرانس اور آزاد الجزائری حکومت کے درمیان جو بات چیت ہو وہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں ہو۔

"اپنے فرائض ذمہ داری، وفاداری اور مستعدی سے انجام دیں"

سول افسروں اور ملازمین کو سیکرٹری جنرل مسٹر عزیز احمد کی ہدایت

کراچی ۱۲ر نومبر۔ حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل اور مارشل لا کے نائب ناظم اعلیٰ مسٹر عزیز احمد نے سرکاری ملازمین کو تلقین کی ہے کہ صدر نے ملک بھر میں فوجیں واپس بلانے کا حکم دے کر سول ملازمین پر جو اعتماد ظاہر کیا ہے وہ اس کو غلط ثابت نہ ہونے دیں اور اس کا پورا پاس کریں۔

مسٹر عزیز احمد نے سرکاری ملازمین کے نام جو پیغام جاری کیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ صدر نے پاکستان بھر میں فوجوں کی واپسی اور فوجی عدالتوں کے خاتمہ کا اعلان کر کے یہ اعتماد ظاہر کیا ہے کہ حکومت کے غیر فوجی حکام اور اہل کار ان بھاری اقتصادی اور سماجی مسائل سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں جو آج ملک کو درپیش ہیں۔ اب ہم سول سروسز میں کام کرنے والوں کو اپنے سامنے یہ مقصد رکھنا ہے کہ اس بھاری ذمہ داری کو نباہیں گے اور اس اعتماد کے اہل ثابت ہوں گے۔

مسٹر عزیز احمد نے کہا ہے "صدر کو سول ایڈمنسٹریشن کے افسروں اور عملہ سے یہ توقع ہے کہ وہ ان فرائض کو حسن وخوبی سے انجام دیں گے۔ جو ملک نے ان کے ذمے کئے ہیں۔ ملک کے عوام کی توقعات بھی یہی ہیں۔ اب ہمیں یہ خیال رکھنا ہے کہ نظم ونسق میں جو شخص جس منصب پر فائز ہے اپنے فرائض وفاداری اور بہتر طور پر انجام دے۔ اس بارے میں تو ہر ممکن احتیاط کی جا رہی ہے کہ کوئی شخص انتقامی کارروائی کا نشانہ بننے نہ پائے لیکن ایک بات بالکل صاف ہے کہ کوئی بھی سرکاری ملازم خواہ وہ کسی بھی عہدے پر مامور ہو بدعنوانی یا نااہلی کا مجرم ثابت ہوا تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اور نرمی کا برتاؤ ہرگز نہیں کیا جائے گا۔

سیالکوٹ کے تاجر کو قید اور تین لاکھ روپے جرمانہ

سیالکوٹ ۱۳ر نومبر۔ سرسری سماعت کی فوجی عدالت نے سیالکوٹ کے مشہور تاجر شیخ عبدالمجید کو آٹھ ماہ قید بامشقت اور تین لاکھ روپے جرمانہ کی سزا دی ہے۔ اگر جرمانہ ادا نہ کیا گیا تو شیخ عبدالمجید کی جائداد قرق کر کے جرمانہ کی رقم وصول کی جائے گی۔ شیخ عبدالمجید پر چور بازاری کے علاوہ کمیشن اور سٹاک ریکارڈ کے اعداد وشمار میں رد وبدل کرنے کا الزام تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ شیخ عبدالمجید سرسری سماعت کی فوجی عدالت کے صدر کی بیوی کے قریبی رشتہ دار ہیں۔